بیان نمبر:3

جمعة المبارک

نحمده ونصلی ونسلم علیٰ رسوله الکریم ،امابعد

سامعین گرامی!

آج ہمارے بیان کا موضوع ہے ,,**اسمِ محمد** ،، کے فضائل وخصوصیات

اللہ رب العزت کا فرمان عالی شان ہے: **وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ**

ترجمہ: محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو ایک رسول ہیں۔

اس آیت مقدسہ میں اللہ رب العزت نے نبی رحمت شفیع امت صلی اللہ علیہ وسلم کو آپکے نام نامی اسمِ گرامی لفظ ,,**محمد** ،، سے یاد فرمایا ہے:
اور لفظ ,,**محمد**،، حضور مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم ذات (ذاتی نام) ہے

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذاتی نام دو ہیں: (۱) **محمد** (۲) **احمد**

اور دلائل الخیرات شریف کے مطابق صفاتی نام دوسو ایک جبکہ مدارج النبوت کے مطابق ایک ہزار ہیں۔

قرآن پاک میں لفظ ,,**محمد**،، چار جگہ آیا ہے۔ایک تو اسی مذکورہ آیت کریمہ میں، دوسرا ,,**مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَه** (سورة الفتح، آیت ۲۹) تیسرا ,,**بِمَا نُزِّلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ** ،، (سورة محمد، آیت ۲) اور چوتھا ,,**مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ**، ،(سورة الاحزاب، آیت ۴۰) میں اور لفظ ,,**احمد**،، ایک جگہ آیا ہے۔ ,,**يَأْتِيْ مِنْ بَعْدِيْ اسْمُه اَحْمَد**،، (سوة صف، آیت:٦)

نام نامی اسم گرامی ,,محمد،، کے معنٰی

لفظ ,,**محمد**،، بنا ہے ,,**حمد**،، سے ,,حمد،، کا معنی ہے ,,تعریف، مدح، سراہنا،، اور عربی گرائمر کے لحاظ سے باب تفعیل میں آکر اسمیں مبالغہ اور استمرار کے معنیٰ داخل ہوگئے ،اب لفظ ,,**محمد** ،، کے معنیٰ ہوگئے ,,ہمیشہ تعریف کئے ہوئے،،
اور مبالغہ مطلق اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ اس کی بار بار اور بہت زیادہ تعریف کی جائے۔(اور تعریف کے لائق وہ ہوتا ہے جس میں کوئی عیب، کوئی نقص نہ ہو)

اسی لئے سیدنا حسان بن ثابت رضی الله تعالیٰ عنه نے کیا خوب فرمایا:

وَاَحْسَنُ مِنْكَ لَمْ تَرَقَطُّ عَيْنِيْ ☆ **وَاَجْمَلُ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاء**
خُلِقْتَ مُبَرَّأً مِنْ كُلِّ عَيْبٍ ☆ **كَاَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ**

ترجمہ: (۱) یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ جیسا حسین کبھی میری آنکھ نے دیکھا ہی نہیں۔
(۲) (بھلا کیسے دیکھتا) آپ جیسا حسین آج تک کسی ماں نے جنا ہی نہیں۔
(۳) یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو ہر عیب سے پاک پیدا کیا گیا۔
(۴) گویا جیسا آپ چاہتے تھے ویسا آپ کو پیدا کیا گیا۔

,,**احمد**،، کے معنیٰ ہیں بہت تعریف کرنے والا، کس کی؟ اپنے رب تعالیٰ کی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محمدیت کا ظہور تو دنیا میں بھی ہو رہا ہے کہ ہر زبان میں آپکی تعریفیں ہر زبان پر ہر جگہ ہو رہی ہیں۔ اور احمدیت کا ظہور قیامت میں ہوگا، کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رب تعالیٰ کے حضور ایسی حمد کریں گے کہ ایسی حمد اس سے پہلے کسی نے نہ کی ہوگی۔

احادیث کریمه سے فضائل

نام محمد رکھنے کا حکم خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا

,,**سَمُّوْا بِاِسْمِيْ ،وَلَا تَكْنُوْا بِكُنْيَتِيْ**،، (صحیح مسلم شریف، ج ۲ کتاب الادب، الحدیث ۱۶۸۲)

ترجمہ: میرے نام پر نام رکھو، البتہ میری کنیت پر کنیت اختیار نہ کرو۔

باپ بیٹا دونوں جنتی

سیدنا ابوامامہ رضی الله تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ وُلِدَ لَه مَوْلُوْدٌ فَسَمَّاه مُحَمَّدًا حُبًّالِیْ وَتَبَرُّكًا بِاسْمِیْ كَانَ هُوَوَمَوْلُوْدُه فِیْ الْجَنَّةِ،،

(سیرت حلبیہ، باب تسمیتہ ﷺ محمداًواَحمد ج ١ ص ٧٩، شرح زرقانی علی المواهب، ج ٥ ص ٣٠١، احکام شریعت ص ٨٣)

ترجمہ: جس کے ہاں بچہ پیدا ہوا اور اس نے میری محبت اور میرے نام سے برکت حاصل کرنے کیلئے بچے کا نام ,,**محمد**،، رکھا تو وہ باپ بیٹا دونوں جنت جائیں گے۔

نوٹ: اس حدیث مبارکہ کو امام جلال الدین سیوطی شافعی رحمۃ الله تعالیٰ علیہ نے نقل کیا اور ارشاد فرمایا: ,,اِسْنَادُه حَسَنٌ،، یعنی اسکی سند حسن ہے (اللآلی المصنوعة، ج ١ ص ١٠٦) جبکہ علامہ حلبی رحمۃ الله تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا: **قَالَ بَعْضُ الْحُفَّاظِ اَصَحُّهَا وَاَقْرَبُهَا لِلصِّحَّةِ**(سیرت حلبیہ، باب تسمیتہ ﷺ محمداًواَحمد ج ١ ص ٧٩)

ترجمہ: نام ,,**محمد**،، کی فضیلت میں جو احادیث ہیں ان میں یہ حدیث مبارکہ سب سے زیادہ صحیح ہونے کے قریب ہے۔

تفسیر روح البیان میں ہے کہ ایک اسرائیلی سو برس کا گناہ گار تھا، بعد موت اسے لوگوں نے کوڑے کرکٹ پر ڈال دیا، رب تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو وحی فرمائی: میرے اس بندے کو غسل، کفن دے کر دفن کرو، اس نے ایک بار توریت میں ,,**محمد**،، نام دیکھ کر اسے بوسہ دیا تھا، آنکھوں سے لگایا تھا، ہم نے اس کے گناہ معاف فرمادیئے۔(تفسیر روح البیان، سورۃ الاحزاب، تحت الآیة ٤٠، مقاصد السالکین، ص ٥٠، القول البدیع، ص ١١٨، حلیة الاولیاء، ج ٤ ص ٤٢، سیرت حلبیہ، ج ١ ص ٨٠))

عرض: جب یہ واقعہ پہلی بار نظر سے گزرا تو دل میں وسوسہ آیا کہ شاید یہ واقعہ کسی نے عقیدت کی بناء پر لکھ دیا ہوگا، لیکن جب اس کی تحقیق اور چھان بین کی تو معلوم ہوا کہ اسے ایسے عظیم الشان وجلیل القدر محدثین کرام واولیاءِ عظام نے ثابت کیا کہ جن کے مبارک قول کو جھٹلایا نہیں جاسکتا، جیسے کہ عارف باللہ خواجہ ضیاءاللہ رحمۃ الله تعالیٰ علیہ نے ,,**مقاصد السالکین**،، میں حافظ الحدیث علامہ شمس الدین سخاوی رحمۃ الله تعالیٰ علیہ نے ,,**القول البدیع**،، میں، اور علامہ محدث ابو نعیم رحمۃ الله علیہ نے ,,**حلیة الاولیاء**،، میں تحریر فرمایا ہے۔ نیز اسکو حافظ الحدیث علامہ جلال الدین سیوطی شافعی رحمۃ الله تعالیٰ علیہ نے ,, **خصائص الکبریٰ**،، میں جبکہ محبِّ رسول علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ الله تعالیٰ علیہ نے بھی اپنی تصنیف ,,**شواهد النبوة**،، میں لکھا ہے۔

لہٰذا اتنے جلیل القدر محدثین واولیاء کاملین کے تحریر فرمانے سے اطمینان قلبی نصیب ہوا۔ **الله اکبر ولله الحمد**

اگر کوئی صاحب یہ فرمائیں کہ یہ روایت اصول احدیث کے کے تقاضوں کے مطابق نہ تو صحیح لذاتہ، صحیح لغیرہ، حسن لذاتہ اور نہ ہی حسن لغیرہ کے درجے میں ہے بلکہ ضعیف ہے، اور آپ ضعیف حدیث سے استدلال کر رہے ہیں۔

تو ہم عرض کریں گے کہ جناب پہلی بات یہ ہے کہ ہم نے اس روایت کے صحیح یا حسن ہونے کا دعوی ہی نہیں کیا۔ اور دوسری بات یہ کہ ہم نہ تو اس سے کسی عقیدہ کو ثابت کرنا چاہتے ہیں اور نہ ہی حلال وحرام، جائز وناجائز، پاک وناپاک، بلکہ فقط ,,**اسم محمد**،، کی فضیلت بیان کرنا چاہتے ہیں، اور محدثین کرام نے یہ اصول بیان فرمایا ہے کہ فضائل میں ضعیف احادیث بھی قابل قبول ہیں۔

وسوسہ: یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ سوسال کا گناہگار شخص صرف ,,**نام محمد**،، کو بوسہ دینے کی وجہ سے بخشا جائے؟

اسکا علاج: **صحیح بخاری، ج ١ ص ٤٩٣، سحیح مسلم، ج ٢ ص ٣٥٩، مشکوة المصابیح، ص ٢٠٣، ریاض الصالحین ص ١٤، ابن ماجہ ص ١٩٢، اور مسند احمد بن حنبل ج ٣ ص ٢٠** پر یہ مشہور ومعروف حدیث مبارکہ درج ہے کہ ایک شخص جو سو لوگوں کا قاتل تھا صرف اللہ والوں کی بستی کی طرف چلا اور راستے میں موت آگئی، اللہ رب العزت نے اسکی بخشش فرمادی، جب اللہ والوں کی بستی کی طرف چلنے والے کی بخشش ہوسکتی ہے تو اس ہستی کے جو ساری کائنات میں سب سے افضل واعلیٰ ہیں کے نام مبارک کو بوسہ دینے والے کی بخشش کیوں نہیں ہوسکتی؟

اسی طرح **صحیح بخاری، ج ١ ص ٤٦٧، مشکوٰة المصابیح، ج ١ ص ١٦٨ اور مسند امام احمد بن حنبل ج ٢ ص ٥١٠** پر

بدکار طائفہ عورت کا مشہور واقعہ درج ہے جس نے اپنے موزے میں پانی ڈال کر ایک پیاسے کتے کو پلایا تو اللہ رب العزت نے اسکی بخشش فرمادی۔
جب ایک فاحشہ عورت پیاسے کتے کو پانی پلانے کی وجہ سے بخشی جاسکتی ہے تو اللہ رب العزت اس بات پر بھی قادر ہے کہ اپنے بندے کو بچے کا نام ,,**محمد**،، رکھنے یا اسم ,,**محمد**،، کو بوسہ دینے کے سبب بخش دے۔ اور فرمان باری تعالیٰ ہے ,,**ان اللہ علیٰ کل شئی قدیر**،، (بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے) ,,**رَحْمَتِی وَسِعَتْ کُلَّ شَئِی**،، (میری رحمت ہر شئی سے وسیع ہے) ,,**لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ اللہ**،، (اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو)
یاد رھے! اس مقام پر علماء کرام ومحدثین عظام نے فرمایا ہے کہ یہ ساری بہاریں اس شخص کیلئے ہیں جو کہ صحیح العقیدہ مسلمان ہو ورنہ بے ادب و گستاخ کیلئے کسی قسم کی رعایت نہیں ہوگی۔ (احکام شریعت، ص ۳۸)
جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جنگ حنین میں رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھ کر فرمایا: ,,یہ دوزخی ہے،، جب جنگ شروع ہوئی تو وہ شخص مسلمانوں کیطرف سے کافروں کیساتھ خوب لڑا حتیٰ کہ اسے کافی زخم آئے، اسلامی لشکر والوں میں سے ایک شخص نے دربار نبوت میں عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ جس شخص کے متعلق آپ نے فرمایا تھا کہ ,,وہ دوزخی ہے،، وہ تو اسلام کی خاطر خوب لڑ رہا ہے (کیا ایسا شخص بھی دوزخ میں جائے گا) یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ,,بیشک یہ دوزخی ہے،، یہ سن کر قریب تھا کہ لوگ شک میں مبتلا ہوتے (کہ اگر ایسا جانثار دوزخ میں جائے گا تو پھر جنت میں کس نے جانا ہے؟) لیکن جب جنگ ختم ہوئی تو وہ شخص (زخموں کی تکلیف برداشت نہ کرتے ہوئے) خودکشی کر کے حرام موت مرگیا۔ یہ دیکھ کر لوگ دوڑے اور عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ بیشک اللہ تعالیٰ نے آپکی بات کو سچ کردکھایا ہے، وہ شخص واقعی دوزخی ہے کہ حرام موت مرا ہے۔ یہ سن کر سید عالم ﷺ نے فرمایا: ,,**اَشْھَدُ اَنِّی رَسُوْلُ اللہ**،، یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ اور فرمایا: **یَابِلَال! قُمْ فَاَذِّنْ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَاَنَّ اللہَ لَیُؤَیِّدُہ ھٰذَا الدِّیْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ**،،
اے بلال! اٹھو اور اعلان کرو کہ جنت میں صرف وہی جائے گا جس کے دل میں ایمان ہوگا، اور بیشک اللہ تعالیٰ اس دین اسلام کی مدد کسی فاجر شخص سے بھی کرالیتا ہے۔ (جیسے دوزخی سے دین کی مدد کرائی)
اس حدیث پاک کی شرح میں علامہ خطیب بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: **وَکَانَ مِنَ الْمُنَافِقِیْنَ**،، وہ منافق شخص تھا۔
سبحان اللہ! نبی رحمت شفیع امت ﷺ نے اس منافق شخص کی موت سے قبل ہی اسکے بارے میں خبر دے دی کہ یہ دوزخی ہے۔ اس روایت سے ان لوگوں کو درس حاصل کرنا چاہئے جو کہتے ہیں کہ معاذ اللہ! نبی کریم ﷺ کو اپنی موت کا علم نہیں۔ جسکو اپنی موت کا علم نہ ہو اسکو دوسروں کی موت کا علم کیسے ہوسکتا ہے؟ اسی قبل از وقت دی جانے والی خبروں کے پیش نظر اہلسنت وجماعت کا عقیدہ ہے کہ نبی رحمت شفیع امت ﷺ کو اللہ رب العزت نے ان امور کا بھی علم عطا فرمایا ہے جو لوگوں کی آنکھوں سے سے غیب و پوشیدہ ہیں۔ لوگوں کی آنکھوں سے پوشیدہ امور کو ہی غیب کا علم کہا جاتا ہے۔
اس روایت سے معلوم ہوا کہ جہاں پر اللہ رب العزت کی رحمت پر نظر ہو اسکے قہر وغضب سے بھی پناہ مانگتے رہنا چاہئے، اور اس کو راضی کرنے کیلئے دن رات عبادت وریاضت کرنی چاہئے، اسکے احکامات پر عمل کرتے رہنا چاہئے۔

اسم ,,محمد،، کی خصوصیات

جس طرح حضور سید عالم ﷺ تمام مخلوق سے افضل، تمام رسولوں کے سردار ہیں، اسی طرح آپ کا نام اقدس بھی تمام نبیوں کے بلکہ تمام مخلوق کے ناموں کا سردار ہے، حقیقتاً تو اس نام اقدس کی بے شمار فضائل وخصوصیات ہیں، ان میں سے چند آپ بھی سماعت فرمائیں:
(۱) اس نام پاک کو اللہ تعالیٰ کے نام یعنی لفظ ,,**اللہ**،، سے بہت مناسبت ہے، لفظ ,,**اللہ**،، میں چار حرف ہیں اور لفظ ,,**محمد**،، میں بھی چار حرف، لفظ ,,**اللہ**،، کے چاروں حرف بھی نقطوں سے خالی ہیں اور لفظ ,,**محمد**،، کے بھی، لفظ ,,**اللہ**،، میں ایک ,,**شد**،، دو

حرکتیں اور ایک سکون ہے، لفظ ,,**محمد**،، میں بھی ایک ,,**شد**،، دو حرکتیں اور ایک سکون ہے۔

(۲) **لاالہ الا اللہ**،، میں ۱۲ احرف ہیں، اور ,,**محمد رسول اللہ**،، میں ,,**ابوبکر صدیق، عمر ابن الخطاب، عثمان ابن عفان، علی ابن ابی طالب**،، سب میں ۱۲،۱۲ احرف ہیں۔

(۳) سب کے نام انکے ماں باپ رکھتے ہیں، لقب قوم دیتی ہے، خطاب حکومت سے ملتا ہے، مگر حضور سید عالم ﷺ کے نام، لقب وخطاب سب رب تعالیٰ کی طرف سے ہیں، کہ جناب عبدالمطلب نے فرشتے کی بشارت سے یہ نام رکھا۔

(۴) دوسروں کے نام پیدائش کے ساتویں دن رکھے جاتے ہیں، مگر حضور سید عالم ﷺ کا نام مبارک رب تعالیٰ نے کائنات کی پیدائش سے پہلے عرش اعظم پر لکھا، اور حضرت عیسیٰ **علیہ السلام** نے حضور سرور عالم ﷺ کی ولادت سے تقریباً چھ سو سال پہلے اپنی قوم کو فرمایا: ,,**یَأْتِیْ مِنْ بَعْدِیْ اسْمُہٗ اَحْمَدُ**،، (سورۃ صف، آیت:۶) اور پچھلی قومیں آپ کے نام مبارک کی برکت سے دعائیں مانگتی تھیں۔

(۵) کوئی شخص آپکو ,, **محمد**،، کہہ کر برا نہیں کہہ سکتا، اگر کہے گا تو خود اپنے منہ سے جھوٹا ہوگا، کہ انہیں کہتا ,,**محمد**،، (تعریف کے لائق) ہے اور کرتا برائی ہے، بھلا جو تعریف کے لائق ہے وہ برا کیسے ہوسکتا ہے؟

اسی لئے کفار مکہ نے آپ کا نام مذمم (برائی کیا ہوا) رکھ کر آپکی شان اقدس میں بکواس بکی، حضور سرور عالم ﷺ نے فرمایا: دیکھو ہم کو ہمارے رب تعالیٰ نے ان کفار کی گالیوں سے کیسے بچایا، یہ لوگ مذمم کو برا بھلا کہتے ہیں، ہوگا کوئی مذمم، ہم تو ,, **محمد**،، ہیں۔

(۶) لفظ ,,**محمد**،، ایسا نام ہے کہ رب تعالیٰ نے کسی نبی کو نہ دیا، حضور ﷺ ہی کیلئے منتخب فرمایا، بلکہ حضور انور ﷺ سے پہلے کسی اور عام انسان کا نام بھی ,, **محمد**،، نہ ہوا، ,,**لسان العرب**،، سے صرف اتنا پتا چلتا ہے کہ حضور ﷺ سے پہلے سات آدمیوں نے اپنے بچوں کے نام ,, **محمد**،، رکھے، اس امید پر کہ نبی آخر الزمان وہ ہی ہوں، مگر وہ لوگ اس نام میں مشہور ہی نہ ہوئے۔

سیدی اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت عاشق ماہ رسالت الشاہ **امام احمد رضا خان** علیہ رحمۃ الرحمن کیا خوب فرماتے ہیں:

ذات ہوئی انتخاب، وصف ہوا لاجواب ☆ نام ہوا مصطفیٰ تم پہ کروڑوں درود

(۷) جس شخص کا نام ,,**محمد**،، ہو اس کا احترام کرنا چاہئے اور اسکے نام کا بھی، کہ یہ نام بگاڑ کر نہ لے۔

چنانچہ تفسیر روح البیان سورۂ احزاب کی آیت کریمہ ,,**ماکان محمد ابا احد**،، کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ سلطان محمود غزنوی **رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ** نے ایک بار ایاز کے بیٹے کو پکارا، اے ایاز کے بیٹے!،، استنجے کیلئے پانی لا، ایاز نے تھوڑے دنوں بعد عرض کیا، حضور مجھ سے یا میرے بیٹے سے کیا قصور ہوا کہ آپ نے اس کا نام نہ لیا؟ فرمایا: تیرے بیٹے کا نام ,,**محمد**،، ہے، میں اس دن بے وضو تھا، میں نے کبھی بغیر وضو ,,**محمد**،، نام کو اپنی زبان سے ادا نہ کیا۔

اولاد نرینہ کا ایک وظیفہ

جس شخص کے لڑکیاں ہی ہوتی ہوں بیٹا نہ ہو وہ شروع زمانہ حمل میں اپنی بیوی کے پیٹ پر انگلی سے یہ عبارت لکھ دیا کرے ,,**مَنْ کَانَ فِیْ ھٰذَا الْبَطْنِ فَاِسْمُہٗ مُحَمَّد**،، (یعنی جو اس پیٹ میں ہے اسکا نام ,,**محمد**،، ہے) **ان شاء اللہ العزیز!** بیٹا پیدا ہوگا۔ اور زندگی والا ہوگا، یہ مجرب عمل ہے۔

نوٹ: حمل کے چار ماہ کے اندر اندر یہ عمل چالیس دن تک کرے۔

اللہ عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین

خادم العلم والعلماء: **ابو حمزہ محمد آصف مدنی** غفرلہ المولیٰ القدیر
رابطہ نمبر: 0313.7013113 واٹس اپ نمبر: 0304.5845090